Md Minhajuddin
Guest Teacher, Department of Urdu.

D. B. COLLEGE, JAYNAGAR
LNMU, DARBHANGA (BIHAR)

اردو کی نثری اصناف

(۴)

غیرافسانوی نثر:

انشائیہ:

انشائیہ عربی لفظ انشاء سے مشتق ہے جس کے معنی عبارت اور تحریر کے ہوتے ہیں، ابتدا میں اسے انگریزی صنف Essay کے مترادف سمجھا جاتا تھا بعد میں ماہرین نے Light Essay کے لئے اردو میں انشائیہ کا لفظ اپنایا، اور باقائدہ ایک ادبی صنف کی حیثیت سے اپنا مقام متعین کر چکا ہے۔ انشائیہ نثری ادب کی وہ صنف ہے جو بظاہر مضمون کی طرح ہے مگر اس کا انداز و اسلوب مضمون سے بالکل الگ ہے۔ وزیر آغا انشائیہ کو اردو نثر کی مخصوص صنف قرار دیتے ہیں اور اس کی تعریف کچھ اس طرح کرتے ہیں:

> ''انشائیہ اس مضمون کا نام ہے جس میں انشائیہ نگار اسلوب کی تازہ کاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اشیاء اور مظاہر کے مخفی مفہوم کو کچھ اس طور گرفت میں لیتا ہے کہ انسانی شعور اپنے مدار سے ایک قدم باہر آ کر ایک نئے مدار کو وجود میں لانے میں کامیاب ہوتا ہے۔'' (پیش لفظ 'دوسرا کنارہ'؛ ص۔۸)

انشائیہ ایک ایک ایسی آزاد صنف نثر ہے جسے مصنف کے ذہن کی آزاد ترنگ کہا جاتا ہے، انشائیہ نگار آزادانہ طور پر اپنی تحریر کو پیش کرتا ہے جس میں کسی اہم یا غیر اہم واقعے، کسی خیال، کسی جذبے، کسی احساس یا محض کسی لمحاتی کیفیت کو پر لطف انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر کہ انشائیہ ایک ایسی تحریر ہے جو منشائے مصنف اور آزاد بیانی پر مبنی ہوتا ہے، جو مصنف کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے، مصنف کسی خاص نتیجہ کے بغیر اپنی بات کو ختم کرتا ہے اور نتیجہ قاری کے فہم و شعور اور تخیل پر چھوڑ دیتا

ہے۔ڈاکٹر محمد آدم نے انشائیہ کی بڑی جامع تعریف کی ہے وہ لکھتے ہیں:

''انشائیہ نثری ادب کی وہ صنف ہے جو ایک مختصر ادبی مضمون کی مانند ہوتے ہوئے بھی مضمون سے الگ انداز رکھتا ہے۔اس میں تاثرات ومشاہدات وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں، شگفتگی اور شائستگی اس کا اہم عنصر ہے۔انشائیہ نگار کا انداز بیان خشک نہ ہوکر پر لطف اور دلچسپ ہوتا ہے۔اس کی ہیئت گرچہ نثری صنف کی ہے لیکن یہ اپنے اندر شاعری کا سا لطف رکھتا ہے۔انشائیہ میں انشائیہ نگار اپنی تحریر سیل رواں کی مانند آزادانہ طور پر شعوری رو میں بہتا ہوا پیش کرتا ہے، جس میں اس کی شخصیت کا پہلو بھی نمایاں نظر آتا ہے اور بغیر کسی خاص نتیجے کے بات کو ختم کر فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتا ہے۔''(مضمون؛ انشائیہ: تعارف، اصول اور روایت؛ سہ ماہی فکر وتحقیق؛ اپریل۔جون ۲۰۱۸)

غور طلب ہو کہ انشائیہ میں تسلسل بیان نہیں ہوتا بلکہ تاثراتی اور جمالیاتی رنگ ہوتا ہے، سنجیدگی کے بجائے کہیں طنز اور کہیں مزاح کا عنصر بھی نظر آتا ہے، اس میں کیف ومستی اور ظرافت بھی پائی جاتی ہے جس کا مقصد فرحت وانبساط کے ساتھ کوئی پیغام بھی پہنچانا ہوتا ہے۔

رپورتاژ:

عام طور پر رپورتاژ ایک صحافتی صنف ہے مگر اردو ادب کے اپنی مخصوص ہیئت اور اسلوب کے ساتھ یہ ایک نثری صنف ہے۔لفظ رپورتاژ (Reportage) فرانسیسی زبان کا لفظ ہے جو انگریزی میں Report کے معنی میں مستعمل ہے، رپورٹ سے مراد کسی چشم دید واقعے یا حادثے کی سیدھی سادی تصویر کشی۔لیکن اسی رپورٹ میں ادبی اسلوب، تخیل کی آمیزش اور معروضی حقائق کے ساتھ ساتھ باطنی لمس بھی عطا کیا جائے تو یہ صحافت سے الگ ہوکر ادب میں شامل ہو جاتی ہے، چنانچہ ادبی اصطلاح میں رپورتاژ ایک ایسی چلتی پھرتی تصویر کشی ہے جس میں خود مصنف کی ذات، اسلوب، قوت متخیلہ، تخلیقی توانائی اور معروضی صداقت موجود ہوتی ہے۔مصنف چشم دید واقعات کو ہی تخیل اور ادبی فن کاری کے ذریعہ رپورتاژ تحریر کرتا ہے جس میں وہ اپنے مشاہدات اور داخلی کیفیات کو بھی شامل کرتا ہے۔مختصر یہ کہ رپورتاژ ایک ایسی صنف ہے جس میں خارجیت اور داخلیت کا ایک حسین امتزاج ہوتا ہے، رپورتاژ چشم دید واقعات پر ہی لکھا جاسکتا ہے۔رپورتاژ کے ذریعہ قاری کو نہ صرف معلومات حاصل ہوتی

ہے بلکہ تحریر کے ادبی حسن سے محظوظ بھی ہوتا ہے۔زبان کی موزونیت اور بیان کی لطافت رپورتاژ کو پر لطف اور دلچسپ بناتی ہے۔

روزنامچہ:

روزنامچہ کو عرف عام میں ہم ڈائری (Dairy) بھی کہتے ہیں۔روزنامچہ کسی شخص کی وہ تحریر ہے جس میں اس کے سارے سن کی حرکت وعمل، تجربات ومشاہدات اور مصروفیات کا نچوڑ ہوتی ہے۔روزنامچہ میں شب وروز کے واقعات، صبح وشام کے معمولات اور کارکرگیوں کو روزانہ قلم بند کیا جاتا ہے، جس کا تعلق مصنف کی خارجی اور داخلی زندگی سے ہوتا۔روزنامچہ لکھنا ایک مشکل عمل ہے، اس تحریر میں مصنف کے جوش اور جذبے کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے ورنہ بلا ناغہ اپنے روزانہ کے معاملات کو رقم کرنے کا اگر شوق نہ ہوتو یہ ناممکن عمل ہے، ڈائری لکھنا اردو ادیب اور شاعر کا پرانا شوق رہا ہے۔

روزنامچہ وہ صنف نثر ہے جس میں روز مرہ کے حالات، زندگی کے معمولات ، حادثات، واقعات، تجربات، احساسات، لائحہ عمل، اور منصوبہ تحریر کیا جاتا ہے۔روزنامچہ سے شاعر وادیب کی شخصیت، اس کی مصروفیت، اس کے شہر اور عہد کی سماجی، سیاسی، ادبی حالات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔گویا روزنامچہ ایسی دستاویز ہے جو کسی شخص کی مصروفیات زندگی کے ساتھ ساتھ تاریخی صداقت اور سیاست ومعاشرت کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔

روزنامچہ کسی بھی شخص کے ذریعہ لکھا جا سکتا ہے، لکھنے والے کے سامنے کسی طرح کی ادبی پابندی بھی نہیں ہوتی، موضوع سے لے کر انداز بیان، اسلوب اور ہیئت کی آزادی ہوتی ہے، اس آزادی پر اظہار خیال کرتے ہوئے صبیحہ انور لکھتی ہیں:

> ’’روزنامچے کے لئے کسی ترتیب کی ضرورت نہیں ہوتی یہ انتشار کا مظہر ہوتا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پیش آمدہ واقعات فوراً اور ممکن ہو تو اسی دن قلم بند کر لئے جائیں۔پہلا واقعہ آخر میں اور آخری واقعہ شروع میں بھی آ سکتا ہے۔‘‘ (اردو میں خودنوشت سوانح حیات؛ص۔۱۴۹)

یادداشت:

یادداشت ماضی سے وابستہ ہوتی ہے، کسی شخص کا ماضی کے واقعات کو تجربے، مشاہدے اور قوت حافظہ کی بنیاد پر قلم بند کرنا یادداشت نگاری ہے۔عام طور پر اس میں مصنف اپنی زندگی کے عظیم کارنامے یا مخصوص تہذیبی، سماجی، سیاسی، علمی اور ادبی ماحول کو پیش کرتا ہے، کبھی کبھی مصنف اپنی غلطی کے اعتراف میں بھی یادداشت تحریر کرتا ہے۔

تذکرہ:

اصطلاح کے اعتبار سے تذکرہ سے مراد وہ کتاب ہے جس میں شعرا کے حالات و واقعات حیات لکھے جاتے ہیں ۔ تذکروں کی تالیف میں بیاض نگاری کے شوق نے ایک خاص کردار ادا کیا ہے، چنانچہ انتخاب اشعار کے ساتھ شعرا کے نام اور ان کے مختصر کوائف حیات جمع کئے جاتے تو اسے تذکرہ کا نام دیا گیا۔تذکرہ ایک قدیم صنف ہے، اردو میں اٹھارویں صدی عیسوی میں رواج پانے والی یہ صنف میں مزید پختگی آئی تو تذگرہ میں مؤلف کا تنقیدی زاویہ بھی ابھرنے لگا اور تنقید کی راہیں ہموار ہوئی۔

مذکورہ اصناف کے علاوہ بھی کچھ ایسی ادبی تحریریں ہیں جنہیں اصناف ادب کے ضمرے میں رکھا جاتا ہے ان میں اداریہ، مقدمہ، دیباچہ، تقریظ اور تبصرہ اہم ہیں۔

☆☆☆☆☆